خاکہ برائے پی ایچ۔ڈی

سلام بن رزاق کے فکشن کا فکری وفنی مطالعہ

مقالہ نگار
شکیلا اختر

نگراں
ڈاکٹر نصرت جبین

تاریخِ داخلہ:۲۰۲۴/۱/۲
اندراج نمبر:23157cukmr006

کلیہ السنہ
شعبۂ اردو مرکزی جامعہ کشمیر،گاندبل
۲۰۲۴

تعارف

اردو میں افسانہ' شارٹ اسٹوری' کا مترادف ہے۔یہ وہ بیانیہ تحریر ہے جس میں فن کو ملحوظ رکھ کرزندگی کے تعلق سےکسی ایک واقعہ تجربہ، احساس اور خیال کو کہانی کے پیرائے میں مختصراً اس طرح بیان کیا جا تا ہے کہ قاری پوری یکسوئی اور ذہنی لگاؤ کے ساتھ اسے پڑھ سکے اور ابتدائی تاثر انجام کو پہنچ کر اپنا ایک مکمل اور بھر پور نقش قاری کے ذہن پر قائم کر جائے۔ افسانہ کہانی کی ترقی یافتہ شکل ہےجو ناول کی طرح مغربی ادب سے اردو میں آیا اور اتنی تیزی سے پروان چڑھا کہ دیکھتے دیکھتے نثر کی تقریباً تمام اصناف پر حاوی ہوگیا۔اس کی روایت آج اتنی روشن ، جاندار اور مستحکم نظر آتی ہےکہ اس روایت پر صدیوں پرانی ہونے کا گمان گزرتا ہے۔ افسانے کےاس تیزی سے مقبول ہونے اور آگے بڑھنے کا سبب اردو میں مغربی انداز کا افسانہ تو نہ تھا،بلکہ داستان،کہانی،حکایات کے روپ میں اس کی روایت بہت پہلے سے موجود تھیں۔پروفیسر وقار عظیم کا تو یہاں تک خیال ہے''فسانہ آزاد اور باغ وبہارکے بعض اجزا کو الگ کرکے دیکھا جائے تو ان کے اندر بعض جگہ افسانہ چھپا ہوا نظر آئے گا''۔(''نقوش'' ،افسانہ نمبر،شمارہ۱۱۹ ،بابت ستمبر۱۹۷۴ ء) کہنے کا مطلب صرف یہ ہے کہ افسانہ مغرب سے ضرور آیا ،لیکن اس کے پنپنے ،بڑھنے اور بارآور ہونے کے لیے زمین پہلے سے ہموار تھی۔

بیسویں صدی کی طلوع کے ساتھ ہی اردو افسانے کا آغاز ہوتا ہے۔تاریخی اعتبار سے اردو کا پہلاافسانہ سجاد حیدر یلدر م کا ''نشے کی پہلی ترنگ '' ہے جو ۱۹۰۰ء میں 'معارف ' میں شایعٔ ہوا ۔لیکن جدید افسانے کے موجد پریم چندؔ ہیں جن کی رہنمائی میں اردو افسانے نے فن اورموضوع دونوں لحاظ سے حیرت انگیز ترقی کی ہے۔تراجم،طبع زاد تخلیقات کے ذریعے سجاد حیدر یلدم،راشد الخیری ،سلطان حیدر جوش ،نیاز فتح پوری سدرشن،پریم چند ،علی عباس حسینی ،اعظم کریوی ،مجنوں گورکھپوری اور حجاب امتیازعلی وغیرہ نے ابتدائی دور میں ا س کی آبیاری کی تو پڑھے لکھے طبقے کو اس سے مانوس ہونے میں دیر نہ لگی۔چناچہ قاری اور ادیب دونوں اس کی طرف

متوجہ ہوئے اورچند برسوں کے اندرافسانہ اردو کی مقبول ترین صنف ادب بن گیا۔

افسانے کے ہمہ جہت فروغ میں سب سے طاقتور کردار ادا کرنے والی تحریک جیسے ہم ترقی پسند تحریک کے نام سے جانتے ہیں،اردو افسانے کے لیے روح کا درجہ رکھتی ہے۔جہاں اس تحریک کے دوران افسانے کے موضوعات میں تنوع آیا ،وہی فنی نظر سے اس میں گہرائی اور گیرائی بھی آئی۔اس عہد میں بڑے معرکے کے افسانے تخلیق ہوئے۔اس دوران افسانے جو کمال حاصل کیا،اس کے پیش نظر اس عہد کو افسانے کا عہد زریں کہا گیا ہے۔اس کے بعد ۱۹۴۷ءکے انقلاب اور تقسیم ہند کے موقع پر قتل وغارت گری اور فرقہ واریت کے جو مناظر پیش آئے،ان کی دردناک تصویر یں ہمیں اردو افسانوں میں بڑی تفصیل کے ساتھ ملتی ہیں۔منٹو،بیدی،کرشن چندر،حیات اللہ انصاری،عصمت وغیرہ اسی دور کی دین ہیں،جنہوں نے اپنے مخصوص انداز اور فنی خوبیوں کی بنا پراردو افسانے کو بامِ عروج پر پہنچا یا۔

۱۹۶۰ءکے بعد ترقی پسند افسانہ نگاری کی اہمیت گھٹنے لگی۔اور اب جدید یت کے فکری رجحان کے تحت انتظار حسین،سر یندر پرکاش،غیاث احمد گدی اور دوسرے لکھنے والوں نے افسانے کو نظریاتی وابستگی سے آزاد کرکے اس کی آزاد تخلیقی حیثیت کو اہمیت دی۔ پچھلے کچھ برسوں میں اردو افسانے نے کئی کروٹیں لی ، بدلتے ہوئے حالات اور زندگی کی بڑھتی ہوئی پیچیدگیوں کے ساتھ ساتھ افسانہ بھی پیچیدہ ہوتا جارہا ہے۔ نیا افسانہ عہد حاضر کی پُر پیچ ومبہم اور حیران کن زندگی کا ایک استعارہ بن گیا ہے۔دورِ حاضر میں افسانے میں حقیقت نگاری کی روایت کو آگے بڑھانے والوں میں انور خان ،نیر مسعود،سید محمد اشرف،سلام بن رزاق،خالد جاوید،طارق چھتاری وغیرہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

اس طرح پریم چند سے تاحال تک افسانہ مختلف روپ بدلتا رہا۔جب جب زمانے نے کروٹ لی اور زندگی کی پیچیدگیوں میں اضافہ ہوا،افسانہ بھی ماحول اور زمانے سے متاثر ہوا۔

بیسویں صدی کی ساتو یں دہائی میں اردو ادبی منظر نامے پر ابھرنے والے جن ادیبوں نے اردو فکشن کا رُخ بدل دیا اور اسے ایک نئی سمت اور جہت عطا کی،ان میں سلام بن رزاق کا نام سرفہرست ہے۔سلام بن رزاق شاعری کے ذریعے ادب میں داخل ہوئے،تاہم ان کی شہرت ان کے افسانوی موضوعات ،ان کی فکری وفنی شعور،منفرد اسلوب وانداز،تخلیقی ہنر مندی،زبان و بیان کی ندرت اور افسانوں کی بے مثال بنت وبیانیے کے سبب ہے۔ ان کا تخلیقی سفر نصف صدی پر محیط ہے۔جب تک پنو یل میں تھے ان کی شعری تخلیقا ت چھوٹے بڑے رسائل میں شائع ہوتے رہے۔لیکن ممبئی آنے کے بعدانھوں نے شاعری بلکل ترک کردی۔اس کی وجہ سلام بن رزاق یہ بتاتے ہےکہ میں جذبات وخیالات کا اظہار جس طرح کرنا چاہتاہوں اس طرح سے شاعری کے ذریعے نہیں کر پارہا ہوں۔ان کا اصل میدان افسانہ اور صرف افسانہ تھا۔سلام بن رزاق ایک افسانہ نگار کی حیثیت سے اپنی شناخت چاہتے تھے جس میں وہ مکمل طور پر کامیاب ہوئے۔جدیدیت کے تجریدی اور چیستانی دور سے نکل کر جن افسانہ نگاروں نے افسانہ اور قاری کے درمیان تفہیم وترسیل کا راستہ ہموار کیا،ان میں سلام بن رزاق کا نام سر فہرست ہے۔سلام بن رزاق ذہنی طور پر ترقی پسند نظریات سے متاثر تھے۔انھوں نے اپنے اطراف کی دنیا کو جیسے پایا ویسے ہی اسے اپنی افسانوی فریم میں سجایا اور اسے احتجاجی اور اصلاحی فکروں کے لئےمتحرک کردیا۔ ترقی پسند نظریات کے ساتھ ساتھ ان کے یہاں جدیدیت کے عناصر بھی ملتے ہیں۔انھوں نے ایک فرد کے لیےپورے سماج کی کہانی لکھی اور پورے سماج کے لئےایک فرد کی۔غرض یہ کہ انھوں نے ہر طور،ہر صورت انسانیت ہی کی کہانی سنائی۔ان کے افسانوں کے عام کرداروں نے انھیں عام آدمی کا خاص کہانی کار بنادیا ۔ان کے افسانے بے آواز اور پسماندگان کی آوازجانے جاتے ہیں۔ ان کے افسانوں میں ممبئی کا دل تو دھڑکتا ہیں ساتھ ہی ساتھ مہاراشٹرا کے دیہی علاقوں کا رنگ،ہندوستانی اساطیر،مسلم معاشرہ،گھریلو زندگی کی پیچیدگیاں،مرد و عورت کا نفسیاتی رشتہ ، محبت کی نازک خیالی،معاشرے میں پھیلی بد عنوانیاں،فسادات کی ہولناکی غرض اپنے ماحول کا ہر عکس ان کے افسانوں میں منعکس ہوگیا۔سلام بن رزاق کا پہلا افسانہ ’رین کوٹ‘کے نام سےمہانامہ ’شاعر ‘میں۱۹۶۲ء میں شائع ہوا۔ان کے افسانوں کا پہلا مجموعہ ’’ننگی دوپہر

کا سپاہی‘‘۱۹۷۷ء میں منظر عام پر آیا ۔اس کے بعد تین اور مجموعے ’’مُعبر‘‘۱۹۸۷ء،’’شکستہ بتوں کے درمیان‘‘ ۲۰۰۱ء،اور چوتھا’’زندگی افسانہ نہیں‘‘۲۰۱۲ء کے نام سے شائع ہوئے۔

سلام بن رزاق اپنی ادبی زندگی کے ابتداء سے ترجمے سے جڑے رہے۔انہوں نے جہاں افسانے کے میدان میں جھنڈے گھاڑ دئے،وہی انہوں نے دوسرے زبانوں سے معیاری تر جمہ کرکے اردو ادوب کے سرمایے میں بیش قیمت اضافہ کیا۔

افسانہ نگاری اور ترجمہ نگاری کے علاوہ سلام بن رزاق نے ڈرامے،تنقیدی مضامین،ادب اطفال پر توجہ کی۔ان کے تمام تخلیقات وتحر یروں کو بر صغیر کے تمام موخر رسالوں نے اہتمام سے شائع کیا۔ اس کے علاوہ سلام بن رزاق کی پندرہ سے زائد کہانیاں مختلف سطح کی درسیات میں بہ طور نصاب شامل ہیں۔

سلام بن رزاق کو اپنی لازوال ادبی خدمات کے لئے ملک کے مختلف سرکاری وغیرسرکاری اداروں نے کم وبیش۳۰ سے زائد انعامات واعزازات سے نوازا ۔۱۹۹۸ء میں انھیں ’’عصری ہندی کی کہانیاں‘‘ پر ساہیتہ اکاڈمی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اس کے علاوہ ۲۰۰۴ء میں تیسرے افسانوں مجموعے ’’شکستہ بتوں کے درمیان‘‘ پر بھی ساہیتہ اکاڈمی جیسے باوقار ایوارڈ سے نوازا گیا۔

اغراض ومقاصد

ہربڑےادیب یا شاعر کے تخلیق کردہ ادب میں علم وعرفان اور فکرونظر کے کئی گوہر ہوتے ہیں۔جن کو ادب کی تعبیر وتفہیم کے لئے مختلف زاویوں کی

روشنی میں لانا ضروری ہوتا ہے۔ مجوزہ موضوع’’سلام بن رزاق کے فکشن کا فکری وفنی مطالعہ‘‘پر تحقیقی کام کرنے کااہم اور بنیادی مقصدسلام بن رزاق کو بحیثیت بیسویں صدی کے عہد ساز افسانہ نگار،ترجمہ نگار ،ڈرامہ نگار ،مضمون نگار ادبی دنیا میں متعارف کراناہے۔ اس کے علاوہ اس تحقیق کے ذریعےان کے فکرو فن اور افکار وخیالات کی تفہیم کرکے ان کی ادبی وشخصی زندگی کے مختلف زاویوں کو تلاش کرکے ان کے فکشن خاص طور پر ان کے افسانوں کا فکری وفنی مطالعہ پیش کرکے ان میں مخفی گوشوں اور پہلوں پر روشنی ڈالی جائے گی۔

موجودہ تحقیق

مجوزہ موضوع’’سلام بن رزاق کے فکشن کا فکری وفنی مطالعہ ‘‘پر ابھی تک کوئی جامع اور مکمل کام نہیں ہوا ہے،اور نہ ہی اس موضوع پر کوئی مفصل کتاب یا مقالہ راقمہ کی نظروں سے گزرا۔البتہ مختلف قسم کے مضامین ادبی رسائل وجرائد میں ضرور شائع ہوئےجو تاحال غیر تسلی بخش کام ہیں۔لہٰذا یہ تحقیقی کام اپنی نوعیت کے پیش نظر اچھوتا اور نیا کام ثابت ہوگا۔

تحقیقی طریقہ کار

تحقیق کی مختلف اقسام ہیں ۔ان میں ایک قسم سندی تحقیق بھی ہےجس میں دستاویزی طر یقِ تحقیق بروئے کار لایا جاتاہے۔چونکہ راقمہ تحقیق سند کے حصول کے لئے کر رہی ہے تو اس بنا پر راقمہ، دستاویزی طریقِ کار بروئے کار لاتے ہوئےموضوع سے متعلق سب سے پہلے اہم اور بنیادی تصانیف تک رسائی کی کوشش کرے گی۔ موضوع کے متعلق ہندوستان کی مختلف مرکزی وصوبائی جامعات کے لائبریریوں کے ساتھ ساتھ ریاستی اردو اکاڈمیوں کے کُتب خانوں سے بھی بنیادی اور ثانوی مواد حاصل کیا جائے گا۔جالبینی وسائل سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مختلف ویب سایئٹ سے بھی موضوع کے متعلق مواد جمع کیا جائے گا خاص کر ’ریختہ ڈاٹ کام ‘ پر اردو ادب سے متعلق کافی کتابیں ہیں اس سے استفادہ کیا جائے گا۔اس کے علاوہ موضوع سے متعلق اساتذہ سے گفتگو ،دیگر ناقدین اور محققین سے بات چیت اور انٹریو کے ساتھ ساتھ رسائل وجرائد سے استفادہ حاصل کیا جائے گا۔

مجوزہ ابواب

باب اول : سلام بن رزاق :حیات و ادبی ہمہ جہتی

راقمہ نے باب اول سلام بن رزاق کی حیات اور ادبی ہمہ جہتی کے نام سے باندھا ہے۔اس لئے اس باب میں سلام بن رزاق کے حیات اور شخصیت کا اجمالی جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ ان کی ادبی ہمہ جہتی پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی جائے گی۔

باب دوم:ہم عصر افسانہ نگاروں میں سلام بن رزاق کاانفرا اور اشتراک

اس باب میں یہ بتانے کی کوشش کی جائے گی کہ سلام بن رزاق کا فکرو فن ان کے ہمعصر فنکاروں سے کیا انفراد اور اشتراک رکھتا ہے ۔

باب سوم:سلام بن رزاق بحیثیت تر جمہ نگار

باب سوم سلام بن رزاق کی ترجمہ نگاری کی خدمات پر مشتمل ہوگا ۔جس میں یہ بتانے کی کوشش کی جائے گی کہ سلام بن رزاق نے بحیثیت ترجمہ نگار ترجمے کے کون سے فنی لوازمات اختیار کیے ہیں ۔اور ان کو برتنے میں وہ کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں ۔

باب چہارم : سلام بن رزاق کے افسانوں کا فکری مطالعہ

باب چہارم سلام بن رزاق کے افسانوں کے موضوعات ومسائل سے متعلق مفصل جائزے پر مشتمل ہوگا۔جس میں میری تلاش رہے گی کہ سلام بن رزاق نے روایتی موضوعات سے ہٹ کر عصر حاضر کے کون سے نئے موضوعات کو افسانے میں برتنے کی کوشش کی ہے ۔

باب پنجم: سلام بن رزاق کے افسانوں کا فنی مطالعہ

باب پنجم سلام بن رزاق کے افسانوں کی تکنیکی جہات سے متعلق ہوگا۔جس میں میری یہ کوشش رہے گی کہ کیا سلام بن رزاق نے افسانےکے بندھے ٹکے فنی لوازمات کو ہی اختیار کیا یا کسی قسم کے اجتہاد سے بھی کام لیا ہے۔

حاصل مطالعہ

پانچویں باب کے تکمیل کے بعد اختیامیہ کا حصہ ہے ۔ اس میں مقالے کے بابِ اول تا بابِ پنجم تک کا اجمالی جائزہ لے کر تحقیق کا ما حاصل پیش کیا جائے گا۔ جس کے مطالعے سے مقالے کا اجمالی تعارف ہو جائے گی۔

کتابیات

بنیادی ماخذ:۔

۱۔ننگی دھوپ کا سپاہی ،نیورائٹر پبلیکیشنز،پائپ روڈ کرلا بمبئی،۱۹۷۷ء

۲۔مُعبر،کہانی پبلیکیشنز،ممبئی انڈیا،۱۹۸۷ء

۳۔شکستہ بتوں کے درمیان،دارالاشاعت مصطفائی،دہلی۔۲۰۱۰ء

۴۔زندگی افسانہ نہیں،عرشیہ پبلیکیشنز ،دہلی،۲۰۱۲ء

۵۔سلام بن رزاق،جی اے کلکرنی کی کہانیاں،ادبی پر ٹنگ پریس،ممبئی،۲۰۰۵ء

۶۔سلام بن رزاق،عصری ہندی کی کہانیاں،نیشنل بُک ٹرسٹ، نئی دہلی،۱۹۸۸ء

۷۔سلام بن رزاق،ماہم کھاڑی،نیشنل بُک ٹرسٹ،نئی دہلی،۱۹۸۰ء

۸۔سلام بن رزاق،ہندوستانی ادب کے معمار(شری پاد کرشن کولہٹکر) ،ساہیتہ اکاڈمی ،نئی دہلی،۱۹۵۱ء

ثانوی ماخذ:۔

۱۔ گوپی چند نارنگ،اردو افسانہ روایت اور مسائل،ایجوکیشنل پبلشنگ ہاوس،نئی دہلی،۲۰۰۰ء

۲۔شہزاد منظر،جدید اردو افسانہ،منظر پبلیکیشنز ، کراچی،۱۹۸۲ء

۳۔اسلم جمشید پوری، جد یدیت اور اردو افسانہ ،موڈرن پبلیشگ ہاوس،دریا گنج نئی دہلی،۲۰۰۱ء

۴۔وقار عظیم، نیا افسانہ ،ایجو کیشنل بُک ہاوس ،علی گڑھ ،۱۹۸۲ء

۵۔ڈاکٹر جمیل اختر محبی،ایجو کیشنل پبلشنک ہاوس ،نئی دہلی،۲۰۰۲ء

۶۔طارق چھتاری،جد ید افسانہ اردو اور ہندی،ایجو کیشنل ہاوس،علی گڑھ،۱۹۹۲ء

۷۔ارتضیٰ کریم،اردو فکشن کی تنقید،قو می کونسل برائے اردو زبان،۲۰۱۶ء

۸۔صبا اکرم ، جدید افسانہ :چند صورتیں،زین پبلیکیشن ،کراچی،۲۰۰۱ء

۹۔انوار احمد ، اردو افسانہ ایک صدی کا قصہ، براؤن بُک پبلیکیکیشنز ،نئی دہلی ،ایڈیشن ۲۰۱۴ء

۱۰۔رام لعل اور اظہار عثمانی،نیا اردو افسانہ :ایک انتخاب،نیشنل بُک ٹرسٹ ،نئی دہلی،۲۰۱۶ء

۱۱۔ غضنفر اقبال ،اردو افسانہ ۱۹۸۰ ءکے بعد،کاغذ پبلشرز ،کر نا ٹک،۲۰۰۶ء

۱۲۔مشرف عالم ذوقی،جدید اردو افسانے،نیشنل بُک ٹرسٹ ،نئی دہلی ،۲۰۰۸ء

۱۳۔حسن عباس رضا،فسادات کے افسانے،دوست پبلیکیشن ،اسلام آباد،۱۹۹۹

۱۴۔صغیر افراہیم ، سارک ممالک میں معاصر افسانہ، شعبہ اردو علی گڑھ مسلم یونیور سٹی، علی گڑھ ،۲۰۰۵ء

۱۵۔ ڈاکٹر احمد صغیر ،جدید اردو افسانوں میں احتجاج کی باز گشت، مکتبہ استعارہ ،جامعہ نگر نئی دہلی،۲۰۰۳ء

۱۶۔متھن کمار،منتخب دَلِت افسانے،عرشیہ پبلیکیشنز ،نئی دہلی،۲۰۱۳ء

۱۷۔ ترنم جہاں، ہم عصر اردو افسانہ:نئے بیانیے کی تلاش میں، عصری سنگ میل پبلیکیشنز ،پٹنہ ،۲۰۰۶

۱۸۔ قمر رئیس،نمائندہ اردو افسانے ،اردو اکاڈمی دہلی،۲۰۰۳ء

۱۹۔ خا لد اشرف، بر صغیر میں اردو افسانہ 'جلد اول' ،۲۰۰۱ء

۲۰۔ صغیر افراہیم،اردو کا افسانوی ادب،ایجوکیشنل بُک ہاوس،۲۰۱۲

۲۱۔حامد ی کاشمیری،اردو افسانہ-تجزیہ،مکتبہ جامعیہ لمیٹڈ،دہلی،۱۹۹۰ء

۲۲۔سلام بن رزاق ،جی اے کلکرنی کی کہانیاں ،ادبی پرٹنگ پریس،ممبئ،۲۰۰۵ء

رسائل وجرائد:

شب خون ،خورشید الاسلام،شمارہ نمبر ۰۹۱ ،بابت اگست۱۹۷۴ء

اوراق،لاہور،جدید افسانہ،شناخت اور معاشرتی مسائل،۱۹۴۷ء

نیا و رق،شمارہ۰۰۵ ،جلد نمبر۲۱ ،ممبئی انڈیا،۲۰۲۰ء

آجکل، دہلی ،شمارہ۰۰۳ ،جلد نمبر ۳۲ ،بابت اکتو بر ۱۹۷۳ء

Shakeela Akhter — Research Scholar

Dr. Nusrat Jabeen — Supervisor

Dr. Irfan Ahmad Malik
Head of Department

Synopsis for Ph.D

Salaam Bin Razzaaq ke Fiction kaa Fikri va Fanni Mutaala`a

Research Scholar
Shakeela Akhter

Supervisor
Dr. Nusrat Jabeen

Date of Registration: 02-01-2024
Enrolment No: 23157Cukmr006

Department of Urdu

Central University of Kashmir

2024